آنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر
غلام نبی

ترسیل زر
بنام منیجر روزنامہ
"الفضل" ہو۔

شرح چندہ
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی
ماہانہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ بیرون ہند

جلد ۲۴	مورخہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۲ جولائی ۱۹۳۶ء	نمبر ۱۱

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر
سر میاں فضل حسین صاحب کی المناک وفات پر

قادیان ۱۰۔ جولائی۔ آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جب خطبہ جمعہ کے لئے ممبر پر کھڑے ہوئے۔ تو حضور نے سر میاں فضل حسین صاحب کی وفات حسرت آیات کا ذکر کرتے ہوئے ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جو درج ذیل کی جاتی ہے۔ اس کے بعد خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:۔

حضور نے فرمایا:۔

آج کا خطبہ شروع کرنے سے پہلے میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ گو

ہماری جماعت ایک دینی جماعت ہے،

مگر دین کی ترقی اور اس کے بڑھنے کے لئے بھی دنیوی سامانوں اور دنیوی امن کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ پس ایک دینی جماعت دنیا کے امن سے آنکھیں بند نہیں کر سکتی اور دنیا میں فتنہ و فساد اور خطرات وغیرہ کے اگر سامان ہوں۔ تو وہ انہیں نظر انداز نہیں کر سکتی۔

ہندوستان میں قریب زمانہ میں ہندوستانیوں کو ایسے حقوق ملنے والے ہیں۔ کہ جن کو کانگرس اور کانگرس کے ہم نوا گو بہت ہی قلیل بلکہ ناقابل قبول قرار دیتے ہیں۔ مگر اندرونی طور پر ان کے قلوب بھی اس امر کو محسوس کرتے ہیں۔ کہ موجودہ حالت سے بہت زیادہ حقوق ہندوستانیوں کے ہاتھ میں آنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جن کو اس بات سے دکھ ہے۔ کہ پنجاب میں مسلمانوں کو بعض حقوق کیوں مل گئے۔ ان کی وجہ سے

پنجاب کی آئندہ حالت

نہایت ہی خطرناک نظر آتی ہے۔ اور خدشہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں تفرقہ، شقاق اور لڑائیاں پہلے سے بہت زیادہ ہوں۔ ہمارا صوبہ

جنگی صوبہ

کہلاتا ہے۔ شائد اس کے اتنے معنے یہ نہیں۔ کہ ہمارے صوبہ کے لوگ فوج میں زیادہ داخل ہوتے ہیں۔ جتنے اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہمارے صوبہ کے لوگ دلیل کے محتاج نہیں۔ بلکہ سونٹے کے محتاج ہیں۔ دوسرے لوگ جب کسی معاملہ میں اختلاف رکھتے ہیں۔ تو اپنے اختلاف کا دلائل سے فیصلہ کیا کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے صوبہ کے لوگ دوسروں کے متعلق کشتی اور گردن زدنی کے نعرے لگا لگا کر ان پر غالب آنا چاہتے ہیں:۔ پنجاب کی حالت اس قسم کے لوگوں اور خصوصاً احرار کی وجہ سے پہلے ہی خطرناک تھی اور گو اس کشمکش میں جو سیاسیات میں حصہ لینے والے مسلمان تھے۔ ان میں سے

سر میاں فضل حسین صاحب کی ذات

ایسی تھی۔ جو مسلمان لیڈروں کو قابو میں رکھنے اور انہیں میانہ روی پر چلانے کی اہل تھی۔ مگر جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ وہ کل رات فوت ہو گئے ہیں۔ ان کی وفات کی وجہ سے پنجاب کے مسلمانوں کی سیاسی دنیا میں ایک بہت بڑا انشقاق پیدا ہو گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو ہر چیز کا علاج ہوتا ہے۔ اور ہر آدمی کا

کوئی نہ کوئی قائم مقام

ہوتا ہے۔ مگر بظاہر موجودہ حالت ایسی ہے کہ خطرہ ہے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا ہو جائے۔ اور بجائے اتحاد۔ اور یکجہتی سے رہنے کے وہ پراگندگی اور تشتت کا شکار ہو کر اغیار کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن کر ناچنا شروع کر دیں۔

دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی دعاؤں میں خصوصیت سے اس امر کو شامل رکھیں ہماری جماعت کا مرکز پنجاب میں ہے۔ اور ہماری تبلیغ کا دائرہ بھی زیادہ تر پنجاب میں ہی وسیع ہے۔ اس لئے

ہمیں دعائیں کرنی چاہئیں

کہ اللہ تعالےٰ ایسے سامان پیدا کرے۔ جو مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے والے ہوں اور انہیں توفیق دے۔ کہ وہ متحد ہو کر اپنے حقوق کی حفاظت کر سکیں۔ اور ہندوؤں سکھوں اور ان غیر مذاہب کے لوگوں کو بھی جو مسلمانوں کے حقوق میں روکیں پیدا کرتے رہتے ہیں۔ ہدایت دے ہمارے سیاسی حالات کو وہ اپنے فضل سے بدل دے اور دنیا میں امن قائم کر دے۔ تا ہماری تبلیغ میں کسی قسم کی روک اور کاوٹ پیدا نہ ہو۔ ہر شخص جو دنیا میں آیا۔ اس نے آخر مرنا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں ہوتا۔ جس کا خدا تعالےٰ نے کوئی نہ کوئی قائم مقام نہ بنایا ہو۔ اور جس کے کام کو چلانے کا اُس نے سامان نہ کیا ہو بشرطیکہ وہ نیک آدمی ہو۔ اور موت تو ایسی چیز ہے۔ جس نے ہر ایک پر آنا ہے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ سلسلہ احمدیہ کے مخالفین کیلئے

سر میاں فضل حسین صاحب کی وفات بھی ایک الٰہی نشان ہے

ان پر بڑا الزام یہ لگایا جاتا تھا۔ کہ وہ مرزائیت نواز ہیں۔ یہ الزام اس وقت لگایا گیا جب میاں صاحب گورنمنٹ کے عہدہ سے الگ ہو کر پنجاب میں بیماری کی حالت میں آبیٹھے تھے۔ مگر کیا یہ خدا تعالےٰ کی قدرت نہیں۔ کہ وہ شخص جو تمام عہدوں سے الگ ہو کر گھر آبیٹھا تھا۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے نہایت غیر معمولی سامان کر کے موت سے کچھ دن پہلے اسے عزت کے ایک مقام پر بٹھا دیا ان پر الزام یہ لگایا جاتا تھا۔ کہ وہ مرزائیت نواز ہیں۔ اور اس الزام سے مخالفین کا مقصد یہ تھا۔ کہ وہ انہیں ذلیل کریں۔ اور انہیں

لوگوں کی نگاہ میں عزت

حاصل نہ کرنے دیں۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے مخالفین کو رسوا کیا۔ چنانچہ موت تو سر میاں فضل حسین صاحب کی جولائی میں مقدر تھی اور پہلے عہدہ سے علیحدگی کے بعد ان کے لئے بظاہر کوئی چانس اور موقع ایسا نہ تھا جس میں وہ پھر کوئی عزت حاصل کر سکتے۔ مگر ان کے دشمنوں نے چونکہ انہیں مرزائیت نواز کہہ کہکر ذلیل کرنا چاہا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس اعتراض کی غیرت میں انہیں عزت دی۔ اور عزت دینے کے بعد انہیں وفات دی۔ اس کے لئے خدا تعالےٰ نے کتنے ہی

غیر معمولی سامان

پیدا کئے۔ چنانچہ پنجاب کے وزیر تعلیم سر فیروز خاں نون کے انگلستان جانے کا بظاہر کوئی موقع نہ تھا۔ اور جن کو اندرونی حالات کا علم ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ آخری وقت تک جب سر فیروز خاں نون کے ولایت جانے کے متعلق کوئی یقینی اطلاع نہ تھی۔ بعض اور لوگوں کے لئے گورنمنٹ آف انڈیا اور ولایتی گورنمنٹ بھی کوشش کر رہی تھی۔ اور اگر سر فیروز خاں پنجاب میں ہی رہتے۔ تو اب سر فضل حسین صاحب بغیر کسی عہدہ کے حاصل کرنے کے دُنیا سے رخصت ہو جاتے لیکن اللہ تعالےٰ نے بتانا چاہتا تھا۔ کہ جو شخص احمدیت کی خاطر اپنے اوپر کوئی اعتراض لیتا ہے۔ ہم اسے بھی بغیر عزت دیئے فوت نہیں ہونے دیتے۔ پس غیر معمولی حالات میں سر فیروز خاں صاحب نون ولایت گئے اور سر میاں فضل حسین صاحب وزیر تعلیم مقرر ہوگئے۔ اور چند دنوں کے بعد ہی وفات پا گئے۔ ۱۰ جون کو وہ پنجاب کے وزیر تعلیم مقرر ہوئے تھے۔ اور ۹ جولائی کو فوت ہوگئے۔ گویا صرف تین ہفتے وہ اس عہدہ پر فائز رہے۔ میرے نزدیک یہ بھی

خدائی حکمت اور خدائی مکر

تھا۔ جو دشمنوں کو یہ بتانے کے لئے اختیار کیا گیا۔ کہ تم تو اس کے دشمن ہو۔ اور چاہتے ہو۔ کہ اسے ذلیل کرو لیکن ہم اس کو بھی ذلیل نہیں ہونے دینگے۔ جو گو احمدی نہیں مگر احمدیت کی وجہ سے وہ

لوگوں کے مطاعن کا ہدف

بنا ہوا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے انہیں برسر اقتدار کیا۔ اور اس قدر عزت دی۔ کہ ان کی وفات سے چند دن پہلے ہی ایک ہندو اخبار نے اس بات پر مضمون لکھا تھا کہ

ہندوستان میں اسوقت کون حکومت کر رہا ہے

اس نے لکھا کہ گو بظاہر یہ نظر آتا ہے کہ انگریز حکومت کر رہے ہیں۔ یا وائسرائے حکومت کر رہا ہے۔ یا گورنر حکومت کر رہا ہے۔ مگر یہ درست نہیں اصل میں تمام ہندوستان پر سر میاں فضل حسین حکومت کر رہے ہیں اور گو وہ پنجاب میں ایک منسٹر ہیں۔ مگر گورنمنٹ آف انڈیا میں سر ظفر اللہ خاں ان کی طرف سے مقرر ہیں۔ اور ولایت میں سر فیروز خان نون ہیں۔ اور ان کی پارٹی کے اور بھی لوگ ہیں۔ جو بڑے بڑے عہدوں پر ہیں۔ اس طرح ساری حکومت سر میاں فضل حسین صاحب کے ہاتھ میں ہے غرض اللہ تعالےٰ نے ان پر وفات نہ آنے دی۔ جب تک کہ انہیں ایسے مقام پر نہ پہونچا دیا۔ کہ لوگوں نے سمجھا کہ اس وقت ہندوستان پر حکومت کر رہے ہیں یہ

اللہ تعالےٰ کی طرف سے جواب

تھا ان لوگوں کو جو کہتے تھے۔ کہ میاں سر فضل حسین نے چونکہ گورنمنٹ ہند میں ایک احمدی کو وزارت پر مقرر کرایا ہے۔ اور وہ مرزائیت نواز ہیں۔ اس لئے ہم انہیں ذلیل کریں گے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں بتا دیا کہ جو شخص احمدیت کی خاطر اپنے نفس پر کوئی تکلیف برداشت کرے گا۔ وہ گو احمدی نہ ہو۔ ہم اسے بھی ذلیل نہیں ہونے دیں گے۔ پس گو سر فضل حسین صاحب احمدی نہ تھے۔ مگر چونکہ احمدیت کی وجہ سے لوگوں کی طرف سے ان پر اعتراض کیا گیا۔ اور انہیں ذلیل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے حق میں اپنی غیرت کا مظاہرہ کیا۔ اور انہیں غیر معمولی طور پر عزت کے ایک مقام پر پہونچا کر بتا دیا۔ کہ جو شخص احمدیت کے لئے اپنی عزت کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ اس کے لئے بھی اپنی غیرت کا اظہار کیا کرتا ہے۔

سر میاں فضل حسین صاحب کی نہایت اندوہناک وفات

مسلمانان پنجاب کی حالت قابل رحم ہے۔ کہ ایسے وقت میں جبکہ وہ نہایت ہی نازک مرحلوں میں سے گذر رہے ہیں۔ سر میاں فضل حسین صاحب ایسے مخلص اور مدبر سیاسی لیڈر سے انہیں محروم کر دیا گیا۔ میاں صاحب موصوف عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ اور یہ بیماری انہوں نے خدمتِ قوم و وطن ہی کے بدلے خریدی تھی۔ لیکن اس وقت جبکہ ہندوستان میں نیا سیاسی دور شروع ہونے والا تھا۔ اور مسلمان سخت خطرات میں گھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنی صحت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اپنے مضمحل قویٰ کی طرف نہ دیکھا بلکہ اپنے قوی دل کے ایماء سے مسلمانانِ پنجاب کو منظم کرنے اور دیگر اقوام کا تعاون حاصل کرنے کے بہت بڑے بوجھ کو اپنے کندھوں پر اُٹھا لیا۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ درماندہ جسم غیر فانی رُوح کا ساتھ دینے سے عاجز آگیا۔ آخر ۹ جولائی کی رات کے ساڑھے دس بجے ہندوستان کے اس جلیل القدر مدبر اور سیاست دان کا انتقال ہو گیا۔ اور اس طرح ایک شاندار زندگی کا نہایت شاندار خاتمہ ہو گیا۔ شاندار اس لحاظ سے بھی۔ کہ سر میاں صاحب مرحوم سخت علالت کی وجہ سے بے دست و پا ہو کر گھر میں نہیں بیٹھے۔ بلکہ قوم و ملک کی خدمت کے میدان میں جان دی ہے۔ اور آخری وقت تک نہایت اہم خدمات سرانجام دیتے رہے تھے۔

چونکہ سر موصوف کی وفات نہ صرف پنجاب کے لئے بلکہ تمام ہندوستان کے لئے بہت بڑا نقصان اور غیر معمولی صدمہ ہے۔ اس لئے نہ صرف مرحوم کا خاندان بلکہ سارا ہندوستان ہمدردی کا مستحق ہے۔ تاہم میاں صاحب مرحوم کے قابل فرزند میاں نسیم حسین صاحب اور دیگر افراد خاندان سے ہم دلی ہمدردی کا اظہار کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں صبر عطا کرے۔ اور اپنے افضال کے وارث بنائے۔ آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ

فرقہ وار فیصلہ کے خلاف بنگال کے ہندوؤں کی ہنگامہ آرائی

گول میز کانفرنس کے اجلاس کے دوران میں جب فرقہ وار مسئلہ کا حل تلاش کرنے کے لئے ہندو مسلم قائدین کی کوششیں مہاسبھائی ذہنیت رکھنے والے بعض ہندو بھائیوں کی تنگ ظرفی۔ اور کوتاہ بینی کے باعث ناکام رہیں۔ تو پنڈت مالویہ جی نے اس گتھی کو سلجھانے کے لئے مسٹر ریمزے میکڈانلڈ وزیر اعظم برطانیہ کی طرف رُخ کیا۔ اور ان سے درخواست کی۔ کہ وہ ثالث کی حیثیت میں اس کے متعلق اپنا فیصلہ صادر کر دیں چنانچہ انہوں نے ہندوستان کی مختلف اقوام کے حقوق کی تقسیم کرتے ہوئے اپنا فیصلہ جسے عام طور پر "کمیونل ایوارڈ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ صادر کر دیا۔ اس فیصلہ میں جیسا کہ تمام اہل بصیرت جانتے ہیں۔ مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق سے بھی بہت حد تک محروم رکھا گیا ہے۔ چنانچہ ان صوبوں میں جہاں کہ مسلمانوں کی اکثریت نہایت واضح اور بین ہے۔ اسے موہوم اور غیر یقینی بنا دیا گیا ہے۔ اور غیر مسلموں کو ان کے تناسب آبادی سے کہیں زیادہ نشستیں دے دی گئی ہیں۔ با ایں ہمہ دُور اندیش مسلمانوں نے یہی مناسب سمجھا کہ جو کچھ ملتا ہے۔ وہ لے لیا جائے اور مزید کے لئے جد و جہد جاری رکھی جائے لیکن وہی لوگ جو وزیر اعظم سے فرقہ وار فیصلہ طلب کرنے پر زور دینے میں پیش پیش تھے۔ اب اسی کے خلاف سب سے زیادہ شور مچا رہے ہیں۔ اور اسے ناکام بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور صرف اس لئے تلے ہوئے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو تھوڑے بہت حقوق سے بھی محروم کر دیا۔ اور اپنی اجارہ داریوں اور غصب کردہ حقوق میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دیں۔

اگرچہ عام طور پر ہندوؤں کی طرف سے فرقہ وارانہ فیصلہ کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے خلاف منظم کوشش کی ابتدا بنگال کے ہندوؤں نے کی ہے۔ چنانچہ بنگال کے سرکردہ ہندو لیڈروں نے جن میں سر رابندرا ناتھ ٹیگور ایسے "شہسوار ان عرصۂ سیاست" بھی شامل ہیں۔ وزیر ہند کے نام ایک میموریل ارسال کیا ہے جس میں ان سے درخواست کی گئی ہے کہ اس فیصلہ میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۳۰۸ کی رُو سے ترمیم کی جائے۔ میموریل میں بنگال کے ہندوؤں کا سیاسی۔ تجارتی۔ علمی اور تمدنی تفوق ظاہر کر کے (ویٹیج (تناسب سے زائد نیابت) کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

علاوہ ازیں اس میں بنگال کی مجلس وضع قوانین کے لئے مخلوط طریق انتخاب کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ یہ اختیار اقلیت کو حاصل ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اپنے لئے جداگانہ طریق انتخاب اختیار کرے۔ یا مخلوط طریق انتخاب۔

اس مطالبہ کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جدید آئین کے ماتحت بنگال کے ووٹروں میں سے کونسا حصہ اقلیت میں ہے۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بنگال کے اعلیٰ ذات کے ہندو صوبہ کے ووٹروں میں نہ صرف اکثریت میں ہیں۔ بلکہ جیسا کہ انہوں نے خود میموریل میں تسلیم کیا ہے صوبہ کی تین چوتھائی دولت انہی کے قبضہ میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے میموریل میں خود لکھا ہے۔ کہ سکولوں اور کالجوں میں تعلیم پانے والوں کا ۸۰ فیصدی حصہ ان پر مشتمل ہے۔ وکلاء اور بیرسٹروں میں ۸۷ فیصدی تناسب ان کا ہے۔ ڈاکٹروں میں ۸۰ فیصدی وہ ہیں۔ بنکوں تجارت اور بیمہ کمپنیوں کے کاروبار کے ۸۳ فیصدی حصہ پر وہ قابض ہیں۔ اور صوبہ کی زراعتی جائداد کے بھی ایک بہت بڑے حصہ کے وہ مالک ہیں۔ ان حالات میں کیا یہی وہ "اقلیت" ہے جس کے حقوق کی حفاظت کے لئے وہ جداگانہ طریق انتخاب کو جمہوریت کے اصول کے منافی قرار دے رہے۔ اور مخلوط طریق انتخاب کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

پھر بنگال لیجسلیٹو اسمبلی میں نیابت کے متعلق انہوں نے یہ رونا رویا ہے۔ کہ انہیں آبادی کے تناسب کے لحاظ سے کم نشستیں دی گئی ہیں۔ انہیں نہ صرف آبادی کے لحاظ سے نیابت ملنی چاہیئے۔ بلکہ ویٹیج بھی دیا جانا چاہیئے۔ اس کے متعلق ہم واضح کئے دیتے ہیں۔ کہ یہ ان کی سخت مغالطہ دہی ہے۔ کیونکہ کونسل میں اپنی نشستوں کا اندازہ کرتے وقت وہ صرف انہی ۸۰ نشستوں کو مد نظر رکھتے ہیں۔ جو فرقہ وار فیصلہ میں ان کے لئے مخصوص کر دی گئی ہیں۔ اور ان چونتیس نشستوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ جو دوسرے مجموعی مفادات مثلاً تجارت۔ صنعت۔ یونیورسٹی اور مزدور طبقہ کے لئے معین کی گئی ہیں اور جن میں سے کم سے کم بیس پر ان کا قابو پا لینا عین ممکن بلکہ یقینی امر ہے۔ بنگال میں ہندوؤں کی آبادی چالیس فیصدی ہے۔ اور لیجسلیچر میں قریباً ۴۸ فیصدی نمائندگی انہیں مل چکی ہے۔ اس سے زیادہ وہ کیا چاہتے ہیں؟ اب رہا ویٹیج کا مطالبہ یہ وہی اقلیتیں کر سکتی ہیں۔ جن کا تناسب آبادی بیس پچیس فیصدی ہو۔ ورنہ اگر ایک ایسی اقلیت جس کی آبادی کا تناسب چالیس فیصدی ہے۔ ویٹیج کا مطالبہ کرتی ہے۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ وہ اقلیت میں نہیں رہنا چاہتی۔ بلکہ باوجود اقلیت کے اکثریت بننا چاہتی ہے۔ اس لئے بنگال کے ہندوؤں کا یہ مطالبہ کہ انہیں ویٹیج دیا جائے۔ صریح طور پر غیر معقول اور ناجائز ہے۔

الغرض بنگال کے ہندوؤں کی طرف سے وزیر اعظم کے نام ارسال کردہ میموریل میں جو مطالبات کئے گئے ہیں۔ وہ بالکل غیر مناسب۔ ناجائز اور خلاف عقل ہیں۔ اور ان سے ان کا مقصد ملک کی فرقہ وارانہ فضا کو خراب کرنا ہے چنانچہ اخبار "ملاپ" (۷ جولائی) نے اپنے اڈیٹوریل کالموں میں اسے "پنجاب کے ہندوؤں کے لئے سبق آموز" قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔

"کاش پنجاب کے ہندو بنگال والوں سے سبق سیکھیں۔ اور یہاں بھی کانگرسی ہندو اور غیر کانگرسی متحد ہو کر کمیونل ایوارڈ کے خلاف جہاد شروع کر دیں"

فرقہ وار فیصلہ کے خلاف ہندوؤں کی یہ ہنگامہ آرائی نہ صرف ملک کی فرقہ وارانہ فضا کو مکدر کر دے گی۔ بلکہ اس سے تمام ہندوستان کے مفاد کو بھی سخت نقصان پہنچے گا۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ وزیر اعظم برطانیہ بنگالی ہندوؤں کے اس میموریل کو جسے درخور اعتنا سمجھنے میں ہزاروں فتنے خوابیدہ ہیں۔ مسترد کر کے فتنوں کا کوئی نیا باب کھلنے نہیں دیں گے۔

آخر میں ہم ہندو برادران وطن سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرقہ وارانہ فیصلہ کے خلاف ہنگامہ آرائی کرنے سے باز رہیں۔ کیونکہ اس سے ہندو مسلمانوں کے درمیان ہمیشہ کے لئے مفاہمت اور مصالحت کی راہ مسدود ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ ایک ایسی افسوسناک صورت حالات ہوگی۔ جو ہندوستانیوں کی سلاسل غلامی کو توڑنے کی بجائے انہیں نہایت مضبوط کر دیگی

مولانا ابوالکلام آزاد اور جماعت احمدیہ کے عقائد

مولانا کے اعتراضات کے مدلل جوابات

(از ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۲)

الکلیت تورات اور حضرت مسیح ناصریؑ

ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ خود حضرت مسیح ناصری علیہ السلام بھی صحیح اسلامی عقیدہ کی رُو سے تورات کی شریعت کے پابند تھے۔ کیا مولانا آزاد ان یہود کو حق بجانب قرار دیں گے۔ جنہوں نے کہا۔ کہ ہمیں تورات کے بعد اس مسیح پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ بھی تورات پر چلانے کے لئے آیا اور ہم پیشتر ازیں تورات پر ایمان لاتے ہیں۔ اور اس پر ایمان لانے سے تورات کا ناقص ہونا لازم آتا ہے؟ یقیناً حضرت مسیح ناصری علیہ السلام پر ایمان لانا ضروری تھا۔ اگرچہ تورات اس زمانہ میں بنی اسرائیل کے لئے کامل شریعت تھی۔ اسی طرح ہم کہتے ہیں۔ حضرت مسیح محمدیؑ علیہ السلام پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگرچہ قرآن مجید ہمیشہ کے لئے کامل شریعت ہے

پس مولانا آزاد صاحب کا یہ اعتراض نہایت ہی بودہ اور کمزور ہے۔ اور اس پر کسی مصلح اور مامور کے انکار کی بنیاد رکھنا نہایت ہی خطرناک امر۔ اگر کامل کتاب کا مقتضی یہ ہے۔ کہ کامل افراد اس کے متبعین میں پیدا ہوں۔ تو کیا ان کاملین سے بے تعلقی۔ ان کی مخالفت اور ان کا مقابلہ امت کے لئے مفید ہو سکتا ہے۔ یا ان کی موافقت اور ان کی اطاعت نفع رساں ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے۔ کونوا مع الصادقین کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ نامعلوم مولانا آزاد ایمان کا کیا مفہوم سمجھتے ہیں۔ جو اسے اتنے متنفر نظر آتے ہیں؟ کسی مامور کو خدا کا برگزیدہ جان کر اللہ تعالیٰ کے احکام کی فرمانبرداری کرنا ہی ایمان کہلاتا ہے۔ اور یہ کوئی ایسی لعنت نہیں۔ کہ انسان اس سے جان چھڑانے کی کوشش کرے اور اسے اپنے لئے مصیبت عظمیٰ سمجھے۔

قرآن میں نئے ظہور کی بشارت

مولانا آزاد کا خیال ہے۔ اور انہیں اس پر اصرار ہے۔ کہ قرآن مجید میں کسی نئے ظہور کا ذکر نہیں۔ نہ کسی نبی کی آمد کا وعدہ ہے۔ اور نہ ہی اس پر ایمان لانے کا صاف وصریح حکم ہے۔

اس خیال کی تردید سے پہلے یہ واضح کر دینا ضروری ہے۔ کہ اس معاملہ میں مولانا آزاد نے نہایت خطرناک ٹھوکر کھائی ہے آپ فرماتے ہیں۔ اس بارہ میں ایسی وضاحت ہونی چاہیئے تھی جیسی اقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ میں ہے۔ حالانکہ اس آیت کا تعلق اعمال سے ہے۔ اور زیر بحث مسئلہ عقائد میں سے اور وہ بھی پیشگوئیوں سے متعلق۔ کیا آج تک کسی نبی کے متعلق اس وضاحت سے پیشگوئی سابقہ کتب میں کی گئی ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس مولانا آزاد کا یہ مطالبہ کسی مضبوط بنیاد پر قائم نہیں اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے پیشگوئی ایسے ہی کھلے الفاظ میں ضروری تھی۔ تو کیا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے لئے بھی تورات سے ایسی ہی پیشگوئی دکھائی جا سکتی ہے؟

پھر میں کہتا ہوں۔ اقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ میں تو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے۔ کس وقت نماز پڑھی جائے۔ کس طرح پڑھی جائے کس چیز سے زکوٰۃ دی جائے۔ کس کو اور کن شرائط کے ماتحت دی جائے؟ یہ تمام تفاصیل اس آیت میں مذکور نہیں لیجئے ہم اسی طریق پر قرآن مجید سے نئے ظہور کی پیشگوئی، اور ان موعودوں پر ایمان لانے کا حکم پیش کئے دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ماکان اللہ لیذر المؤمنین علیٰ ما انتم علیہ حتیٰ یمیز الخبیث من الطیب وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فاٰمنوا باللہ ورسلہ و ان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم (آل عمران - ۱۷۹) کہ میں تم کو اے مومنو! اسی موجودہ حالت میں نہ رہنے دونگا۔ بلکہ خبیث اور پاک میں تمیز کرونگا۔ یا کرتا رہوں گا۔ اور اللہ تعالیٰ تم کو براہ راست غیب پر مطلع نہ کرے گا۔ تا تم خود بخود پاک اور ناپاک کا فرق کر سکو۔ بلکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا۔ اپنا رسول منتخب کرے گا۔ پس تم اللہ اور اس کے سارے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے۔ اور تقوے اختیار کرو گے۔ تو تمہارے لئے بڑا اجر ہوگا"

اس آیت سے عیاں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔ کہ اصلی اور نقلی مسلمان مل کر رہیں۔ بلکہ ان میں امتیاز ضروری ہے۔ یہ امتیاز یقیناً ہر زمانہ میں ضروری ہے۔ اور اس امتیاز کا طریق صرف اور صرف رسولوں کی بعثت ہے اسی لئے فرمایا۔ ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا۔ اپنا رسول بناتا رہے گا۔ یہ آیت صاف طور پر اللہ تعالیٰ کی سنت مستمرہ پر دلالت کر رہی ہے۔ اسی لئے آگے فرمایا فاٰمنوا باللہ ورسلہ۔ اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لاؤ۔ پھر فرمایا۔ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم۔ اگر تم ایمان لاؤ گے اور تقوے پر کاربند ہو گے۔ تو تمہارے لئے بہت زیادہ ثواب ہوگا

غور فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کس وضاحت سے رسولوں کے اعتبار کی بشارت دیتا اور پھر ان پر ایمان لانے کا ارشاد فرماتا ہے۔ جس طرح اقیموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ ہے۔ اسی طرح فاٰمنوا باللہ ورسلہ ہے۔

نئے ظہور کی پیشگوئی پر مشتمل آیات کا ایک حصہ "الفضل" کی طرف سے شائع شدہ مقالات میں آچکا ہے۔ ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ البتہ ایک اور واضح آیت درج کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورہ ہود میں فرماتا ہے۔ أفمن کان علیٰ بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ومن قبلہ کتٰب موسیٰ اماماً ورحمۃ (آیت ۱۷)

اس آیت میں بتایا گیا ہے۔ کہ زمانہ حاضر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیّنات ومعجزات ہیں۔ اور گزشتہ زمانہ میں تورات کی پیشگوئیاں اور اس کے بیانات آپ کی سچائی پر دلیل ہیں۔ آئندہ زمانہ میں (ویتلوہ شاھد منہ) اس کی سچائی کا گواہ ایک عظیم الشان نبی ہوگا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض نبوت سے ہی اس مقام پر سرفراز ہوگا۔

جملہ ویتلوہ شاھد منہ کے لفظی معنی یہ ہیں۔ "اور اس کے پیچھے آئیگا ایک بڑا گواہ اس کی طرف سے" مفسرین نے اس شاہد کے بارہ میں مختلف باتیں بیان کی ہیں۔ لیکن آیت قرآنی کے سیاق پر غور کرنے اور دیگر آیات پر تدبر کرنے سے ہمارے بیان کردہ معنوں کی تائید ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔ وشھد شاھد من بنی اسرائیل علیٰ مثلہ فاٰمن واستکبرتم ان اللہ لایھدی القوم الظالمین (الاحقاف ۱) کہ وہ بنی اسرائیل میں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے جو ان کے مثیل ہیں شاہد تھے۔ اور آپ کے مومن تھے۔ گویا زمانہ ماضی کا شاہد ایک عظیم الشان انسان اور خدا کا نبی موسیٰ ہے۔ اور مستقبل کا شاہد ایک عظیم الشان انسان ہوگا جس کا تمام کمال نبوت محمدیہ کی کرشمہ سازی ہوگی۔ اور بلاشبہ یہ عظیم الشان شاہد ہی خلیفۃ اللہ ہے

جسے مسیح موعود کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اور سورہ تحریم و سورۃ الزخرف میں اس نام کی طرف بھی اشارہ موجود ہے مولانا ابوالکلام نے لکھا ہے:-

"اور وہ آخری عہد سعادت کہ لَا یدری اولها خیر ام اٰخرها۔ یعنی اس امت کی ابتدار اور انتہار دونوں کی برکتوں اور کامرانیوں کا یہ حال ہے۔ کہ نہیں کہا جاسکتا۔ اس کا اول زیادہ شاندار ہے۔ یا آخر" (تذکرہ حاشیہ ص۲۵۶)

اس اقتباس میں مولانا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور انہی احادیث میں مذکور ہے۔ کہ آخری برکت کا باعث "المسیح" کا امت میں موجود ہونا ہوگا۔ اور وُہی ہے۔ جس کو قرآن مجید کی زیر بحث آیت میں شاھد منه کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے۔ کہ وُہ موعود انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی باطنی فیوض پاکر آپ کی صداقت پر عظیم الشان گواہ ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اس نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نُور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے" (حقیقۃ الوحی ص۱۱۶)

پھر معاندین اسلام کو مخاطب کرتے ہُوئے فرمایا:-

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر ز غلمان محمدؐ

قرآنی احکام کی اقسام

اور

علامہ قرطبی کا بیان

علاوہ ازیں اور بھی متعدد آیاتِ قرآنیہ صاف اور واضح طور پر دلالت کر رہی ہیں کہ اللہ تعالےٰ امت محمدیہ کو ان تمام نعمتوں سے متمتع فرمائے گا۔ جو پہلی امتوں کو دی گئیں۔ جیسے فرمایا:- وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا (النساء ۶۹)

گویا نعمتیں تو سب جاری ہیں۔ صالحیت۔ شہیدیت اور صدیقیت ہو یا نبوت ہو فقط ان کا طریق حصول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری سے وابستہ ہے۔ اسی قسم کی جملہ آیات جو بعثتِ انبیار پر دلالت کرتی ہیں۔ ان کو طوالت کے خوف سے نظر انداز کرتا ہوں لیکن مولانا آزاد اور ان کے ہمنواؤں کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ آج سے قبل اہل علم کے نزدیک "کتاب اللہ میں" ہونے کا مفہوم نہایت وسیع ہوا کرتا تھا۔ علامہ القرطبی کہتے ہیں:-

"ان من الاحکام ما یؤخذ تفصیله من کتاب الله کالوضوء ومنها ما یؤخذ تاصیله دون تفصیله کالصلاة ومنها ما اصل اصله کدلالة الکتاب علے اصلیة السنة والاجماع وکذالك القیاس الصحیح فکل ما یقتبس من هذه الاصول تفصیلا فهو ماخوذ من کتاب الله تاصیلا" (فتح الباری جلد ۵ - ص۱۳۴)

ترجمہ۔ بعض احکام کی تفصیل بھی قرآن مجید سے لی جاتی ہے۔ جیسے وضوء ہے۔ اور بعض احکام کی تفصیل تو قرآن میں نہیں لیکن ان کی اصل بنیاد ہے۔ جیسے نماز ہے اور بعض احکام وُہ ہیں۔ جن کے مصدر اور منبع کو قرآن مجید میں تسلیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کا سنت اور اجماع کی اصلیت پر دلالت کرتا ہے۔ اور اسی طرح قیاس صحیح پر۔ پس جو احکام ان تینوں اصول سے مستنبط ہوں گے۔ وُہ بھی بنیادی طور پر قرآن مجید سے ہی ماخوذ ہیں"

حضرات! یہ اس زمانہ کی باتیں ہیں۔ جبکہ علمار تحقیق و تدقیق کے عادی ہُوا کرتے تھے۔ آج کل کے کہلانے والے علمار کی طرح حقائق و معارف کے دُشمن نہ ہُوا کرتے تھے تاہم جو مطالبہ مولانا آزاد صاحب کا تھا۔ کہ نئے ظہور پر ایمان لانے کے لئے اَقِیمُوا الصلوٰت ایسی صراحت چاہیئے۔ ہم اس کو اوپر کی پیش کردہ آیات میں پورا کر چکے ہیں۔ اور علامہ قرطبی کے قول سے یہ بھی دکھا چکے ہیں۔ کہ نماز کا حکم تفصیلی طور پر قرآن مجید سے ماخوذ نہیں۔ بلکہ تاصیلی طور پر۔ غرض اس مطالبہ کے رُو سے ہمارا فرض اتنا ہی تھا۔ کہ تاصیلی طور پر کسی موعود کے آنے کا ذکر قرآن مجید سے دکھادیں اس کی تفاصیل خواہ احادیث میں ہی مذکور ہوں۔ لیکن ہم بفضلہ تعالےٰ اس سے زیادہ کا ثبوت قرآن مجید سے دے چکے ہیں۔

نزول المسیح کا ذکر قرآن مجید میں!

مولانا آزاد "نزول مسیح" کے بارہ میں بھی ہم سے مختلف ہیں اس مسئلہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں اختلاف کی بنیاد یہ ہے۔ کہ غیر احمدی حضرت مسیح علیہ السلام کی جسمانی زندگی کے قائل ہیں۔ اور ان کے جسمانی اور حقیقی نزول من السمار کے منتظر احمدی عقیدہ کے مطابق آپ فوت ہوگئے ہیں۔ جس طرح جملہ انبیار وفات پاگئے۔ اور اب آپ کا نزول صفاتی اور بروزی طور پر حضرت مرزا غلام احمدؐ علیہ السلام کے وجود باجود میں ہو چکا۔ مولانا آزاد نے اب تیسرا مذہب ایجاد کیا۔ اور کہا۔ کہ مسیح کے حقیقی یا بروزی نزول کے ہم قائل نہیں اگرچہ انہوں نے تصریحاً نہیں کہا۔ لیکن ان کے اس قول کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ وُہ وفات مسیح کے قائل ہوں۔ گویا پہلی جزء میں آپ احمدیہ عقیدہ کی تائید کرتے ہیں۔ اور دوسری شق میں احمدی اور غیر احمدی دونوں کے مخالف ہیں۔ آپ کہتے ہیں۔ بے شک یہ مسئلہ "نہایت اہم معاملہ" ہے۔ مگر مسیح کی آمد کا ذکر قرآن مجید میں وضاحت سے نہیں۔ بلاشبہ مسیح موسوی کے نزول کا ذکر قرآنِ پاک میں ہرگز نہیں۔ لیکن امتِ محمدیہ میں موسوی خلفار کی مانند خلفار کے برپا کرنے کا وعدہ سورۃ نور کے چھٹے رکوع میں موجود ہے۔ سورۃ کہف میں آخری زمانہ میں نصرانیت کے انتشار پذیر ہونے اور دجالی فتنہ کے شیوع کا بوضاحت ذکر موجود ہے سورۃ بنی اسرائیل میں اشارتاً مسلمانوں کے یہود کے نقش قدم پر چلنے کا ذکر بھی موجود ہے۔ اندریں حالات جبکہ امت کے یہودی صفات اختیار کرنے کا قرآن میں ذکر موجود۔ عیسائی فتنہ کا قرآن میں ذکر موجود۔ اس کے پاش پاش کرنے کے لئے آسمان کی طرف سے نفخ صور کا قرآن میں ذکر موجود۔ رسُولوں کے اصطفار کا قرآن میں ذکر موجود۔ امتِ محمدیہ کے خلفار کا موسوی خلفار کی مانند ہونے کا ذکر قرآن میں موجود اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک عظیم الشان خلیفہ اور شاہد کی بعثت کا قرآن میں ذکر موجود ہے۔ مولانا آزاد ایسے صاحب علم کے مُونہہ سے یہ فقرہ ہرگز بھلا معلوم نہیں دیتا۔ کہ قرآن میں مسیح کے نزولِ بروزی کا بھی ذکر موجود نہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام فرماتے ہیں:-

مردم نااہل گو بندم کہ چوں عیسےٰ شُدی
بشنو از من ایں جواب اشکال کم اے قوم سُود
چوں شمار اشد یہُود اندر کتاب پاک نام
پس خدا عیسےٰ مرا کرد دست از بہر یہُود
ورنہ از رُوئے حقیقت تخم ایشاں نیستند
نیز ہم من ابن مریم نیستم اندر وجُود

مجدّدین کا کام اور بعثت مجدّد کے متعلق اللہ تعالےٰ کا وعدہ

مجدّد کے بارہ میں تو مولانا آزاد کا بیان نہایت ہی دل آزار ہے جس شدت سے آپ اپنی کتاب "تذکرہ" میں جس کے اقتباسات ادارہ الفضل کے مقالات میں درج ہو چکے ہیں۔ مجدّد کی آمد۔ اور ضرورت پر اظہار خیال فرما چکے ہیں۔ اسی شدت سے آپ نے ان تازہ مکاتیب میں مجدد کے انکار پر زور دیا ہے۔ اس تہافت اور تناقض پر ہمیں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مجدد صحیح رنگ میں رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کا علمبردار ہوتا ہے۔ ایسے وجودوں کا انکار نیک نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔ فرض کرو عام مجددین پر ایمان لانا ضروری نہ ہو۔ تو کیا ان کی تکذیب ضروری ہے؟ اگر مجدّد کہے۔ کہ قرآنی آیت کی حقیقی تفسیر یہ ہے تو کیا اس کی مخالفت ضروری ہے؟

اگر یہی ہونا چاہیئے۔ تو بتلایئے۔ مجدد کے آنے کا فائدہ کیا ہے؟ حدیث مجدد میں تو کوئی کلام نہیں ان مجدد کا کام بتانے کے لئے دو حوالے درج کرتا ہوں۔ (۱) علامہ سیوطیؒ اپنے قصیدہ[1] "تحفۃ المہتدین فی بیان اسماء المجددین" کے شروع میں فرماتے ہیں:۔

لقد أتی فی خبر مشتہر
رواہ کل حافظ معتبر
بأنہ فی رأس کل مائۃ
یبعث ربنا لھذی الامۃ
منّاً علینا عالماً یجدد
دین الھدیٰ لانہ المجتھد

ترجمہ:۔ ایک مشہور حدیث میں جسے تمام قابل اعتبار حفاظ احادیث نے روایت کیا ہے آچکا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے سر پر بطور احسان [illegible] کسی عالم روحانی کو مبعوث کرے گا۔ جو دین حق کی تجدید کرے گا۔ کیونکہ وہ مجتہد ہوگا

(۲) حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

وقد وعد اللہ سبحانہ باحیاء دینہ علی رأس کل مائۃ۔ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ وہ ہر صدی کے سر پر دین اسلام کو زندہ کریگا۔ (رسالۃ المنقذ من الضلال صفحہ ۱)

ان ہر دو اماموں کے اقوال کے مطابق مجدد کا کام دین اسلام کو از سر نو زندہ کرنا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جس میں تخلف ممکن نہیں۔

شائد مولانا آزاد فرمائیں۔ کہ مجدد کے مبعوث کرنے کے متعلق اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں۔ اور حضرت امام غزالی نے جو کہا غلط کہا۔ اس کے متعلق میں اور جملہ اہل علم انہیں کہیں گے۔ ع

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

غرض مجددین ایک عظیم الشان مقصد کے پیش نظر مبعوث کئے جاتے ہیں۔ اور وہ اسلام کو نئے سرے سے زندہ کرنا ہے کیا عقل انسانی باور کر سکتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک شخص کو اسلام کے زندہ کرنے کے لئے بھیجے اور مسلمان کہلانے والوں کی دینی و دنیوی سعادت اس سے عداوت میں پنہاں ہو۔ اس کی مخالفت یا اس کم از کم سے تعلق میں ان کی کامیابی کا راز مضمر ہو؟ ہرگز نہیں۔

چودھویں صدی کے مجدد پر ایمان لانا ضروری ہے

اب تک ہم نے جو کچھ کہا۔ وہ عام مجددین کے متعلق ہے۔ مگر جس مجدد کے متعلق ہم گفتگو کر رہے ہیں۔ وہ عام مجدد نہیں۔ بلکہ مسیح موعود اور نبی بھی ہے۔ اور ضروری تھا۔ کہ چودھویں صدی کا مجدد اس جگہ بھی حضرت مسیح کا مثیل ہو۔ کیونکہ حضرت موسیٰؑ کے چودہ سو برس بعد حضرت مسیح ناصری علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ اور صلحائے امت کا بھی قیاس تھا۔ کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح ہوگا۔ مشہور عالم المراغی الجرجاوی نے نیزہ مجددوں کے اسماء ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے

وآخر المئین فیھا یأتی
عیسیٰ رسول اللہ ذو الآیات
یجدد الدین لھذی الامۃ
وفی الصلٰوۃ بعضنا قد امہ

کہ آخری صدی میں عیسیٰ رسول اللہ نشانات کے ساتھ آئینگے۔ اور اس امت کے دین کی تجدید کریں گے۔ اور ہم میں سے بعض نمازوں میں ان کے امام ہونگے۔ (بغیۃ المقتدین و منحۃ المجددین)

پس جبکہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح اور نبی بھی ہے۔ تو اس کے متعلق یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ کہ کیا اس کا ماننا ضروری ہے؟ جس طرح دوسرے نبیوں کا ماننا ضروری ہے اسی طرح مسیح موعود کا ماننا بھی ضروری ہے آج ایک شخص اگر حضرت ادریسؑ یا حضرت شعیبؑ یا حضرت مسیحؑ کو جھوٹا سمجھتا ہے خواہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ماننے کا دعویٰ کرے۔ تو وہ مسلمان نہیں۔ بعینہٖ جو شخص اس زمانہ کے مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھوٹا سمجھتا ہے۔ خواہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا دعویٰ رکھتا ہو مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اس میں کسی کے چھوٹے یا بڑے نیز شریعت والے یا بغیر شریعت کے نبی کا سوال نہیں ہے۔ کیونکہ نبی کا انکار اس لئے مستحق سزا بناتا ہے۔ کہ نبی خدا کا پیغام لاتا ہے۔ لوگ اس کا انکار کر دیتے ہیں نبی خواہ کسی درجہ کا ہو۔ خدا کا کلام بہر حال خدا کا کلام ہے۔ اور اس کا انکار کرنے والا مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں۔

پس قرآن مجید کے مکمل اور عالمگیر شریعت ہونے اور سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب نبیوں کا سردار ہونے کا تقاضا ہے۔ کہ اس امت میں اعلےٰ سے اعلےٰ درجات پانے والے ہوں۔ اور اسی کا تقاضا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ کو جو محمدی سورج کے لئے بمنزلہ بدر کامل ہے۔ قبول کیا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان کو ضروری قرار دیا جائے۔

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

صوبہ سرحد میں تبلیغی دورہ کا پروگرام

صوبہ سرحد کے لئے مولوی چراغ الدین صاحب مولوی فاضل کے دورہ کا حسب ذیل پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔ احباب ان کی خدمات سے فائدہ اٹھا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

۲۰ر اگست تک ۔ چارسدہ و نواح آں ۔ نوشہرہ و نواح آں
۲۰ر اگست تا ۳۱ر اگست ۔ پشاور ۔
ستمبر ۔ کوہاٹ ۔ علاقہ خٹک ۔
اکتوبر ۔ بنوں ۔ سرائے نورنگ ۔ لکی مروت ۔ رزمک
نومبر ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۔ ٹانک ۔ کلاچی ۔ پنیالہ ۔ بلوٹ
یکم دسمبر سے ۱۰ر دسمبر ۔ امبرو ۔ خان بہادر سعد اللہ خان صاحب
۱۰ر دسمبر تا جلسہ ۔ پشاور

برہما کے تبلیغی دورہ کا پروگرام

مولوی احمد خان صاحب مولوی فاضل مبلغ برہما کے تبلیغی دورہ کا حسب ذیل پروگرام تجویز کیا گیا ہے۔ ان مقامات کے احمدی احباب ان سے ہر طرح تعاون کر کے شکریہ کا موقعہ دیں

۶ر جولائی تا ۱۶ر اگست ۔ مانڈلے ۔ سگائنگ و ملحقات
۱۷ر اگست تا ۲۵ر اگست ۔ کتھا ۔
۲۶ر اگست تا ۱۰ر ستمبر ۔ ٹونجی (شان سٹیٹ)
۱۱ر ستمبر تا ۱۵ر ستمبر ۔ پیا پوئے ۔
۱۶ر ستمبر تا ۲۰ر ستمبر ۔ یمیدن و ملحقات ۔
۲۱ر ستمبر تا ۲۱ر اکتوبر ۔ مگوئی و ملحقات ۔
۲۲ر اکتوبر تا ۳۰ر اکتوبر ۔ اناجاؤں
۳۱ر اکتوبر تا ۱۲ر نومبر ۔ پونڈے ۔ زیگون ۔ ناتلین وغیرہ
۱۳ر نومبر تا ۲۳ر نومبر ۔ رنگون ۔
۲۴ر نومبر تا ۳۰ر نومبر ۔ موبلین و ملحقات
یکم دسمبر تا ۱۵ر دسمبر ۔ رنگون

(ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان)

بیرون ہند کے خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

بیرون ہند کے خریداروں کو یکم جولائی ۳۶ء سے ہر ہفتہ کی ڈاک میں ضمیمہ درس القرآن نہیں بھیجا جائے گا۔ کیونکہ اس طرح محصولڈاک چھ ماہ کے لئے ۲؍ زائد خرچ کرنا پڑے گا۔ اس لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ایک ماہ کا ضمیمہ اکٹھا کر کے بھیجا جائے اس طرح محصولڈاک کم یعنی چھ ماہ میں صرف ۴؍ خرچ آئیں گے۔

(مینجر الفضل)

[1] یہ قصیدہ ابھی تک غیر مطبوع ہے قاہرہ کے دارالکتب المصریہ کی تاریخ کی الماری میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔ جس کا نمبر ۱۹۸۷ ہے۔ میں نے اسے خود دیکھا ہے۔

تبلیغ اندرون ہند

ہندوستان کے مختلف حصوں میں تبلیغِ احمدیت

انبالہ شہر میں جلسہ

۲۴ جون کو یہاں جماعت احمدیہ کا ایک پبلک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں پہلے گیانی واحد حسین صاحب نے اسلام اور دیگر مذاہب پر تقریر کی۔ اس کے بعد ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے ایل۔ایل۔بی نے اسلام کی دیگر مذاہب پر فوقیت پر تقریر کی۔ پھر دوسری تقریر ملک صاحب نے شانِ خاتم النبیین کے موضوع پر کی۔ تقریر کے اختتام پر سوال وجواب کا موقعہ دیا گیا۔ بعض اصحاب نے سوالات کئے۔ جن کا مفصل اور مسکت جواب دیا گیا۔

خاکسار۔ محمد بخش سکرٹری تبلیغ انبالہ شہر

جماعت احمدیہ جام پور کا جلسہ

جماعت احمدیہ جام پور کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ جون منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مہاشہ محمد عمر صاحب چودہری محمد شریف صاحب اور حکیم عبدالخالق صاحب نے شرکت فرمائی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان فضائلِ اسلام۔ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عقائد جماعت احمدیہ پر تقاریر ہوئیں۔ ہر روز تقاریر کے بعد سوال وجواب کے لئے وقت دیا جاتا رہا۔ مگر مضامین محققانہ تھے۔ کسی نے اعتراض نہ کیا۔ حاضرین کی تعداد روزانہ پانچ چھ سو کے درمیان ہوتی۔ جن میں سے اکثر غیر احمدی معززین اور ہندو شرفا تھے۔ جام پور میں آج تک کوئی ایسا پر امن اور بارونق مذہبی جلسہ نہیں ہوا ایک دوست نے بیعت کی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک مقامی جماعت کا انتظام ہر لحاظ سے کامیاب تھا۔ انصار اللہ کی کارکردگی قابلِ تعریف تھی۔ نامہ نگار

لنگڑوبہ میں جلسہ

(۱) ۸ جون کو موضع لنگڑوبہ میں مولوی محمد حسین صاحب مبلغ علاقہ آئے۔ بوقت شب جلسہ کیا گیا۔ جس میں مولوی صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر موثر پیرایہ میں وعظ فرمایا۔ مستورات اور مرد کافی تعداد میں تشریف لائے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔

(۲) جلسہ تحریک جدید کیلئے ۲۸ جون کو بوجہ بارش احباب جمع نہ ہو سکے۔ اسی روز مولوی محمد حسین صاحب مبلغ بھی یہاں تشریف لے آئے۔ تحریکِ جدید کے متعلق تمام مستورات۔ اور جماعت احمدیہ کے مردوں کو جمع کر کے ۲۹ جون کی صبح کو مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ نے تحریک جدید کے متعلق نہایت مؤثر انداز میں تقریر فرمائی۔ اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے

دلاور علی خان سکرٹری جماعت احمدیہ لنگڑوبہ

جماعت احمدیہ وزیرآباد کا سالانہ جلسہ

۱۷، ۱۸ جون کو نعمت منزل متصل ریلوے سٹیشن کی شاندار بلڈنگ میں ہماری جماعت کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کا اعلان پوسٹر منادی اور دعوتی چٹھیوں کے ذریعہ سے کیا گیا۔ ہر روز دو دو اجلاس ہوتے رہے۔ پہلے اجلاس میں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے "حضرت مسیح موعودؑ کا عشق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے" کے موضوع پر عمدہ تقریر کی۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے جماعت احمدیہ اور ختم نبوت پر اچھا لیکچر دیا۔ دوسرے اجلاس میں مہاشہ محمد عمر صاحب نے "کرشن جی کی آمد ثانی" پر برجستہ تقریر کی۔ اور مقامی اخبار جوبلی کے اس بارہ میں اعتراضات کا جواب دیا۔ بعد ازاں ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارناموں پر ہوئی۔

دوسرے روز پہلے اجلاس میں ہم حضرت مرزا صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیوں اور کیا مانتے ہیں کے عنوان پر فاضل جالندھری نے لیکچر دیا۔ اور مہاشہ محمد عمر صاحب نے "آریہ سماج ویدک اصولوں کو چھوڑ چکی ہے" کے موضوع پر عمدہ تقریر کی۔ اور ایک ہندو طالب علم کے سوالات کے جواب دیئے۔ رات کے آخری اجلاس میں مہاشہ صاحب نے "اسلام اور ویدک دھرم" اور مولانا ابوالعطاء نے "تردید مسئلہ تناسخ" پر تقریریں کیں۔ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگہ نے "جماعت احمدیہ اور احرار" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ اور دونوں جماعتوں کے کارناموں کا موازنہ کیا

مقامی احراریوں نے لوگوں کو جلسہ سے روکنے کے لئے پکٹنگ کی اور ہر رنگ میں لوگوں کو روکنے کی کوشش کی۔ لیکن جب پھر بھی لوگ جلسہ میں شریک ہوتے رہے۔ تو آخری اجلاس میں انہوں نے نہایت مذبوحی حرکات کا مظاہرہ کیا۔ شور مچاتے اور تالیاں بجاتے رہے۔ اور جلسہ میں خلل ڈالنے کی پوری کوشش کی۔ پولیس کی طرف سے جو آدمی آیا۔ اس نے بھی کوئی انتظام نہ کیا۔ بہرحال "احمدیت کا پیغام" وزیرآباد کے رہنے والوں کو اچھی طرح پہنچایا گیا ہیں نیشنل لیگ کور وزیرآباد کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار۔ ابوالحفیظ شاہ محمد

موضع سہاری میں احمدیہ جلسہ

۲۱-۲۲ جون کو زیر اہتمام محمد حسین صاحب ٹھیکیدار موضع سہاری میں جلسہ منعقد ہوا پہلے دن ملک رحمت اللہ صاحب مولوی فاضل منشی محمد رمضان صاحب انور سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ اٹھوال مولوی نواب الدین صاحب دھرم کوٹ بگہ اور سید احمد علی صاحب مولوی فاضل نے مختلف مضمونوں پر لیکچر دیئے دوسرے روز مہاشہ محمد عمر صاحب اور سید احمد علی صاحب نے دو دو تقریریں کیں (نامہ نگار)

شکار ماچھیاں میں جلسہ

جماعت احمدیہ شکار کے سالانہ جلسہ پر احمدی علماء نے بہت عمدہ تقریریں کیں۔ مولانا راجیکی اور مولوی دل محمد صاحب کے علاوہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب اور مولوی سید احمد علی صاحب اور مولوی محمد اعظم صاحب مولوی فاضل نے بھی مؤثر پیرائے میں احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور جماعت میں اس جلسہ کے نتیجہ میں بیداری کی روح پیدا ہو گئی ہے۔ ہم جناب سب انسپکٹر صاحب پولیس ڈیرہ بابا نانک کا معقول انتظام کے لئے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

خاکسار قاضی قمر الدین

دھیگرا والی ضلع گوجرانوالہ میں تقریر

یکم جولائی مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے "اس زمانہ میں مصلح موعود کی ضرورت" پر ۱½ گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ سب اہلِ دیہہ نے توجہ سے تقریر کو سنا۔ دوسرے دن موضع منڈالہ میں وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر دو گھنٹے کے قریب لیکچر ہوا حاضری کافی تھی۔

آگرہ میں احمدی مبلغ کی تبلیغی مساعی

جناب شیخ اللہ جوایا صاحب لکھتے ہیں۔ جناب مولوی علی محمد صاحب اجمیری اس جگہ تشریف لائے۔ غیر احمدیوں سے تین مناظرے ہوئے۔ ہر مناظرہ میں قریباً ۵۰ غیر احمدی موجود ہوتے تھے۔ تمام لوگوں نے مولوی صاحب کی تقاریر کو نہایت دلچسپی سے سنا۔ اور بہت خوش ہوئے۔ مولوی فضل الدین صاحب مبلغ یوپی کی معیت میں بعض بڑے بڑے لوگوں کے مکانات پر جا کر ان کو پیغام حق پہونچاتے رہے ۲۸ جون کا جلسہ بہت کامیاب رہا۔ انصار اللہ کے جلسے باقاعدہ ہوتے ہیں۔

علاقہ سندھ میں تبلیغ

غلام محمد صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ مولوی محمد صالح صاحب مبلغ ۵ جون کو علاقہ نجمورہ سٹیٹ میں آئے۔ انہوں نے انصار اللہ کی تنظیم کی۔ اور موضع کھر جمال میں جماعت احمدیہ کے کارہائے نمایاں پر عمدہ لیکچر دیا۔ انصار اللہ کے ممبر اپنے اجلاس باقاعدہ کرنے کے علاوہ دیہات میں تبلیغ بھی کرتے جاتے ہیں۔

مذہبی کانفرنس جہلم میں احمدی نمائندہ کا لیکچر

اس جگہ آریہ ہندو کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کو اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق بعنوان "میرا دھرم مجھے کیوں پیارا ہے" تقریر کرنے کی دعوت دی گئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی عبدالمغنی صاحب نے اس عنوان پر تحریری مضمون پڑھا۔

سردار شاہ سکرٹری تبلیغ

اسلامی ممالک کی دلچسپ خبریں اور اہم کوائف

(ایک خبر رساں ایجنسی سے الفضل کے لئے حاصل کردہ معلومات)

حکومت ترکیہ کا میزانیہ

استنبول۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) پارلیمنٹری کمیشن نے جسے ملک کی مالی حالت کے مطالعہ کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ رپورٹ کی ہے۔ کہ ۱۹۳۴ء کے مقابلہ میں ۱۹۳۵ء کے آمد بجٹ میں ۸۰ لاکھ لیرہ کی زیادتی ہوئی ہے۔ کمیشن کا خیال ہے۔ کہ یہ زیادتی ترکیہ کی تجارت برآمد میں ترقی اور لوگوں کی قوت خرید میں عام ایزادی کی وجہ سے ہوئی ہے۔ حکومت کے متعدد ادارے اپنے ذرائع آمدنی میں سے اپنی تمام ضروریات مہیا کرتے رہے۔ اور انہیں قرض لینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ اس کے برعکس ۱۹۳۵ء میں غیر ملکی سکہ کے تبادلہ کی ادائیگی کے توازن میں ۵۰ لاکھ لیرہ کا خسارہ رہا ہے جس کا دو تہائی حصہ اس قرض سے پورا کیا جائے گا جو فرانس سے لیا گیا اور باقی کمی اشیا کی برآمد سے پوری کی جائیگی۔ ۱۹۳۶ء کے میزانیہ کا اندازہ قریباً ۲۱۲۰ لاکھ لیرہ یعنی قریباً ۳۴۰ لاکھ پونڈ ہے۔

زبان ترکی کی کانگرس کا انعقاد

استنبول۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک) معلوم ہوا ہے کہ ترکی زبان کی تیسری کانگرس ۲۴ اگست ۱۹۳۶ء کو منعقد ہوگی جس میں اتاترک مصطفیٰ کمال پاشا بھی شرکت کریں گے۔ کانگرس کا انعقاد ان کی جائے رہائش پر ہوگا۔ دوسری زبانوں میں ترکی زبان کی حیثیت۔ ترکی زبان کی نشو ونما اور زبان کے جدید ارتقاء کے مقاصد اس میں زیر بحث لائے جائیں گے

اٹلی کے استعمار پرستانہ عزائم

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) برطانیہ کا اخبار "یارک شائر پوسٹ" لکھتا ہے کہ برطانیہ اور اٹلی کے باہمی تلخ کامی خواہ دور ہو جائے۔ پھر بھی یہ خیال کر لینا کہ حبشہ پر اٹلی کا غاصبانہ قبضہ مصر اور سوڈان کے لئے ایک مستقل خطرہ کا موجب نہیں ہرگز قرین عقل ودانش نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ افریقہ پر اٹلی کی حریصانہ نگاہیں جمی ہوئی ہیں۔ اور آئندہ مشرقی افریقہ میں اپنی نئی قائم کردہ "سلطنت" پر متسلط رہنے اور مصر کو اپنے عزائم کا شکار بنانے کے لئے اس کی کوشش یہ ہوگی کہ وہ نہر سویز کے ٹھیکہ کے اختتام پر جو ۱۹۶۸ء میں عمل میں آئیگا۔ اس کے کاروبار میں حصہ لے ممکن ہے ہم اطالویوں کی دوستی ازسرنو حاصل کرلیں۔ اور مصر۔ سوڈان۔ لیبیا اور اطالوی مشرقی افریقہ سے بھی دوستانہ تعلقات قائم کرلیں۔ لیکن ہم تمام امکانی حوادث کے لئے تیار رہنے کے متعلق اپنی ذمہ واری سے ہرگز سبکدوش نہیں ہو سکتے۔ بنا بریں برطانیہ اور مصر کے درمیان جدید معاہدہ کی تشکیل بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ ہائی کمشنر متعینہ مصر سر مائلز لیمپسن صرف مشورہ دے سکتے ہیں۔ اس معاملہ میں تمہید اور ابتداء حکومت برطانیہ کی طرف سے ہونی چاہیئے

ہائی کمشنر مصر کا سفر انگلستان اور مصری پریس

قاہرہ (بذریعہ ہوائی ڈاک) چونکہ ہائی کمشنر متعینہ مصر ملک معظم کی حکومت کے ساتھ مصر اور برطانیہ کے درمیان مذاکرات معاہدہ سے پیدا شدہ متعدد امور کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کے لئے فوری طور پر لنڈن کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے مصری پریس میں تنقید و تبصرہ کا سلسلہ شروع ہے عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ کہ برطانوی دفتر خارجہ آئندہ موسم خزاں تک گفت وشنید کو ملتوی کر دینا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے سر مائلز لیمپسن کو اس اقدام کی ضرورت کا احساس دلانے کے لئے طلب کر لیا ہے۔ لیکن باعتبار سرکاری دوائر کا خیال ہے۔ کہ سر مائلز کے سفر لنڈن کا بڑا مقصد یہ ہے۔ کہ فوجی امور کے متعلق بعض ان تفصیلات پر تبادلہ آراء کیا جائے جن کے متعلق دفتر خارجہ اور ہائی کمشنر مصر کے درمیان اختلاف ہے۔

فلسطین کو ارض یہود بنانے کے متعلق حکومت برطانیہ کی پالیسی

لنڈن (بذریعہ ہوائی ڈاک) اخبار "راؤنڈ ٹیبل" فلسطین میں تحریک صیہونی سے پیدا شدہ پیچیدگیوں کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ فلسطین میں نظم ونسق چلانے کا کام سلطنت برطانیہ کے دوسرے حصوں کی نسبت بہت زیادہ مشکل ہے۔ باہر سے آکر آباد ہونے والی اقلیت کے مطالبات اور اصلی آبادی کے حقوق کی باہم دگر تطبیق کے لئے جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ ان کا کسی قدر تجربہ ہمیں مشرقی افریقہ میں ہو چکا ہے لیکن فلسطین میں اس الجھن کے ساتھ اور بہت سی الجھنیں مجتمع ہیں۔ اور ان کا حل تلاش کرتے وقت یہ خیال بھی پیش پیش رہا ہے کہ یہودیوں کے ساتھ حکومت برطانیہ کے وعدہ کی خلاف ورزی نہ ہونی چاہیئے۔ (افسوس یہودیوں کے ساتھ برطانیہ کا وعدہ تو ہمیشہ اس کے پیش نظر رہتا ہے لیکن عربوں کے ساتھ اس کے وہ مواعید جن کی وجہ سے عربوں نے اپنے بھائیوں کا خون بہانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ اس کی نظروں میں نہیں جچتے۔)

اخبار مذکور پیش آنے والے خطرات سے برطانیہ کو آگاہ کرتا ہوا لکھتا ہے عربوں کے مفادات پر یہودیوں کے مطالبات کو مقدم رکھنے کی پالیسی جو برطانی ارباب حل وعقد نے متواتر فلسطین میں جاری رکھی ہے ایک ایسے سیاسی ہنگامے پر منتج ہوگی۔ جو وسعت اثر کے لحاظ سے بہت بڑا ہوگا۔ اور جس میں سب سے پہلے برطانیہ کو نقصان پہنچے گا۔ اس لئے حکومت برطانیہ کو چاہیئے کہ فلسطین کو ارض یہود بنانے کے متعلق اپنی پالیسی میں ان اصول کی بنا پر ترمیم کرے جو اس نے اپنے بعض دوسرے مقبوضات کے متعلق اختیار کر رکھے ہیں۔

اعراب فلسطین سے حکومت برطانیہ کی افسوسناک وعدہ خلافی

ڈبلن (بذریعہ ہوائی ڈاک) آئرلینڈ کا مشہور اخبار Irish Press لکھتا ہے۔ صلح نامہ پر دستخط ثبت ہو جانے کے بعد جب ۱۹۲۲ء میں برطانوی امدادی افواج نے آئرلینڈ کے ساحل کو خیرباد کہہ کر فلسطین کا راستہ لیا۔ تو ان کا یہ اقدام القدس کی زیارت کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ اسی کام کی تکمیل کے لئے تھا جو وہ آئرلینڈ میں سرانجام دے رہے تھے جنگ عظیم کے دوران میں عربوں نے سلطنت ترکیہ کو جس میں شام۔ فلسطین۔ میسوپوٹیمیا اور عرب شامل تھے تباہ کرنے کے لئے انگریزوں کو مدد دی۔ اور اس کے صلہ میں ان سے مکمل آزادی اور عرب ایمپائر کے قیام کا وعدہ کیا گیا۔ کرنل لارنس نے بھی جو ترکی ٹرینوں کو ڈائنامیٹ سے اڑانے اور مسافروں کو تہ تیغ کرنے میں عربوں کی امداد کرتا رہا۔ انہیں کامل آزادی کا یقین دلایا۔ لیکن ۱۹۱۷ء میں لارڈ بیلفور ڈ نے یہودیوں کو اس بات پر آمادہ کرنے کے لئے کہ وہ ترکوں کے خلاف لڑنے کے لئے فوج میں بھرتی ہو جائیں انہیں فلسطین کو ارض یہود بنانے کا وعدہ دیا۔ ترکی کو شکست ہوئی۔ اور برطانیہ اور اس کے اتحادیوں نے قدیم ترکی مقبوضات پر قبضہ کر لیا۔ لیکن عربوں کی موعودہ آزاد سلطنت کے قیام کی طرف کوئی توجہ نہ کی گئی۔ بلکہ ان کے حصے بخرے کر دئے گئے۔ بعد میں ایک حصہ کی آزادی اگرچہ بزور شمشیر برطانیہ سے تسلیم کرالی گئی لیکن عراق اور فلسطین پر برطانیہ نے انتداب قائم رکھا۔ اور شام کو فرانس کے حوالہ کر دیا کرنل لارنس چونکہ اس طرح اپنے دوستوں کا غدار بن گیا تھا۔ اس لئے اس نے برطانیہ کے پیش کردہ تمام اعزازت کو ٹھکرا دیا۔ اور اپنا نام تبدیل کر کے روپوش ہو گیا۔ اس نے اپنی ساری عمر کے تجربہ کا جو نتیجہ بیان کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ "مغربی ملوکیت کے دامن میں سب کچھ ہے۔ مگر وعدہ کا ایفا نہیں۔"

ترکی آثار قدیمہ

استنبول (بذریعہ ڈاک) حکومت ترکی نے آثار قدیمہ کے تحفظ کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے یورپ کے ان ماہرین آثار قدیمہ کو دعوت تعاون دی جو ترکی کے آثار سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ جرمن کے ایک مشہور مستشرق پروفیسر کو بھی بلایا گیا ہے کیونکہ وہ اس سے قبل صوفیہ میں ترکی آثار کی

جناب خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب ڈسٹرکٹ و سیشن جج دہلی کی خدمت میں ایڈریس

جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے

۵ر جولائی کو جماعت احمدیہ دہلی کی طرف سے خان بہادر موصوف کو جو کہ نہایت نیک نامی کے ساتھ ملازمت سے ریٹائر ہو کر پنشن پر تشریف لے جا رہے ہیں۔ الوداعی پارٹی اور دعوتِ طعام دی گئی۔ اور ذیل کا ایڈریس پیش کیا گیا:۔

اخینا مکرم و محترم! ہم ممبرانِ جماعت احمدیہ دہلی آں مکرم کی دہلی سے روانگی کے موقعہ پر اپنے دلی جذبات کے اظہار کے لئے آج اس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ ایسے جذبات جن میں خوشی اور رنج دونوں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ خوشی تو اس لئے کہ آپ نے اپنے فرائض منصبی کے ادا کرنے میں اپنے افسرانِ بالا پر بخوبی واضح کر دیا۔ کہ آپ ایک نہایت ہی منصف مزاج اور فرض شناس افسر ہیں۔ اور آپ نے ان فرائض کو اس احسن طریق سے سرانجام دیا کہ وہ آپ کو دوسروں کے لئے بطور نمونہ پیش کرتے رہے ہیں۔ اس لئے ہم اس امر پر جتنا بھی خوشی کا اظہار کریں۔ اور خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائیں مناسب اور مستحسن ہوگا۔

رنج کی وجہ ایک فطرتی امر ہے۔ آپ ہم میں کئی برس رہے۔ اور ہر فردِ جماعت سے انتہائی محبت اور شفقت کا سلوک کیا پس یہ ایک فطرتی تقاضا ہے۔ کہ جب ایک مہربان مشفق اور بے انتہا محبت کرنے والا بھائی ہم سے جدا ہو رہا ہے۔ تو ہم غم محسوس کریں۔ جماعت احمدیہ دہلی آپ کے وجود پر بجا طور پر فخر کرتی رہی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ وہ آپ کی جدائی سے جتنی بھی تکلیف محسوس کرے تھوڑی ہے۔

اخینا! ہمارا مقصد اس جگہ آپ کے اوصافِ حمیدہ گنوانا نہیں۔ اپنے تو اپنے غیر تک اس امر کے معترف ہیں۔ بلکہ ہم آپ کو مبارکباد دینا چاہتے ہیں۔ کہ آپ نے باوجود بہت سی مصروفیتوں اور ذمہ دار عہدہ پر فائز ہونے کے دینی خدمات کو بھی ہمیشہ مقدم رکھا۔ اور دین کے سب کاموں میں دلچسپی لی۔ اور جماعت کو اپنے اسوۂ حسنہ سے ترغیب دی۔ کہ ایک احمدی باوجود اعلیٰ سے اعلیٰ دنیاوی ذمہ داری کو ادا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف سے کبھی غافل نہیں ہو سکتا اور خدا تعالیٰ کے فرستادہ کی جماعت کا ایسا ہی مجاہد ہے۔ جیسے دوسرے لوگ اور کوئی چیز اسے روک نہیں سکتی۔

اخینا! آپ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی محبت اور اطاعت کا ہمیشہ وہ نمونہ پیش کیا ہے۔ جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔ منجملہ ان کے ایک کا ذکر اس وقت کیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ کہ ۱۹۲۵ء میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت آپ نے حضرت اقدس کے مقرر کردہ کمیشن کی صدارت کرتے ہوئے نہایت محنت سے سلسلہ کے محکمہ جات کا معائنہ کیا۔ اور بہت سے مفید مشوروں سے جماعت کو ممنون کیا۔ اور اصلاحیں پیش کیں۔ جو محکمہ جات میں جاری ہیں۔ پس آپ کو مبارک ہو۔ کہ آپ سلسلہ کی خدمات بجا لانے میں اول صف میں کھڑے ہونے والوں میں سے ہیں۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اخینا! اس میں کیا شبہ ہے کہ یہ زمانہ قلمی جہاد کا زمانہ ہے۔ اس جہاد میں مالی قلمی یا دوسری خدمت کرنے والے لوگ خدا تعالیٰ کے حضور خاص اجر کے مستحق ہوں گے۔ دنیا کی نظروں میں یہ کوششیں آج خواہ کوئی اہمیت نہ رکھیں لیکن خدا کی باتوں پر یقین رکھنے والے خوب جانتے ہیں۔ کہ یہی حقیر کوششیں انشاء اللہ تعالیٰ دنیا میں عظیم الشان تغیرات پیدا کرنے کا موجب ہوں گی۔ اس راہ میں صدقِ دل کے ساتھ آج چند پیسے خرچ کرنے سے انسان جس اجرِ عظیم کا مستحق ٹھہر سکتا ہے۔ وہ آئندہ زمانہ میں سونے کے ڈھیر خرچ کرنے سے بھی میسر نہ آ سکے گا۔ دہلی میں اس قلمی جہاد اور تبلیغ و اشاعت کی اعانت و معاونت کرنے والے احباب پر جب ہم ایک نظر ڈالتے ہیں۔ تو آپ کا نام نامی و اسم گرامی نمایاں طور پر نظر آتا ہے اس لئے بلاشبہ آپ کے چھ سالہ قیام دہلی اور موجودہ مختصر قیام کے دوران میں انجمن احمدیہ دہلی نے آپ کی ذات سے بفضلہ تعالیٰ بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔

اخینا! اسی سلسلہ میں ایک عرصہ سے یہ امر بھی جماعت کے پیشِ نظر رہا ہے۔ کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے۔ اس دار السلطنت میں ایک احمدیہ مسجد تعمیر کی جائے۔ آپ نے اس مبارک کام میں جماعت کو اپنے مفید مشوروں اور ضروری ہدایات سے مستفید فرمایا۔ اور گو ابھی اس سلسلہ میں جماعت کو بڑے مجاہدہ اور قربانی کی ضرورت ہے اور ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ لیکن ہم پورے وثوق کے ساتھ یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ قوم جس کو آپ نے اپنی موجودگی میں شروع کیا تھا۔ وہ آپ کی عدم موجودگی میں محض آپ کی جسمانی مفارقت کی وجہ سے ادھورا اور نامکمل نہیں رہے گا۔ بلکہ انشاء اللہ العزیز عنقریب خدا کے فضل و رحم کے ساتھ آپ اور دوسرے بزرگوں کی توجہ سے تکمیل کو پہونچ کر آنے والی نسلوں کے لئے بطور یادگار قائم ہو کر ہمیشہ کے لئے بے انتہا رحمتوں اور برکتوں کا موجب بنے گا۔

اخینا! انبیاء کی جماعتوں کے لئے دنیاوی تحفے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ اس لئے ہم اپنا تحفہ آپ کی خدمت میں ان چند الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ اور وہ یہ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو ہر جگہ خوش و خرم رکھے۔ اور دین و دنیا کی نعماء سے متمتع فرمائے۔ ہر بلا کو آپ سے دور رکھے۔ اور ہر زحمت سے آپ کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین آپ ہماری دعائیں لئے جا رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری دعاؤں میں شامل رہیں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کا اور آپ کے اہل و عیال کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ دہلی

مکرم جناب چوہدری صاحب نے جواباً ایک ایمان افزا تقریر فرمائی۔ جس کا خلاصہ اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ صاحب موصوف نے فرمایا۔

سرکاری ملازمت میں انسان کما حقہ تبلیغ میں حصہ نہیں لے سکتا۔ کیونکہ شبہ کیا جاتا ہے۔ کہ ایسا انسان اپنے عہدہ کی وجہ سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ اس لئے یہ امر ایسے سرکاری ملازمین کے لئے تبلیغ میں پوری طرح سے حصہ لینے سے مانع ہوتا ہے۔ اس مجبوری کی وجہ سے میری یہ خواہش رہی ہے۔ کہ ملازمت میں ایسا اچھا نمونہ قائم کیا جائے۔ کہ لوگ اسے دیکھ کر سمجھ جائیں۔ کہ یہ احمدیت کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ میں نے اپنی طرف سے ایسا نمونہ قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور خدا تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ اس میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے لیکن چونکہ کہا گیا ہے۔ کہ مجھے اس میں کامیابی ہوئی ہے۔ اس لئے میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے اس کا موقعہ اور توفیق عنایت فرمائی۔ اب چونکہ میں پنشن پر جا رہا ہوں۔ اور ان پابندیوں سے آزاد ہوں گا۔ جو کہ دورانِ ملازمت میں عائد ہوتی ہیں۔ اس لئے آپ سب میرے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے ساری کوشش اور پورے جوش کے ساتھ تبلیغ اور خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے دہلی میں مسجد کا ہونا ضروری ہے۔ اس کے لئے جہاں تک ہو سکا میں نے کوشش کی ہے۔ اور آئندہ کے لئے بھی میں وعدہ کرتا ہوں کہ مسجد کے قیام کے لئے جہاں تک خدا تعالیٰ مجھے توفیق بخشے گا پوری کوشش کروں گا۔ اس سلسلہ میں دعا سے اور دیگر ذرائع سے جو خدمت بھی میرے سپرد ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ مجھے اس کے بجا لانے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ آخر میں ایک دفعہ پھر آپ صاحبان سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ میرے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار عبدالحمید سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ نئی دہلی

مطالبات تحریک جدید کے متعلق ۲۸ جون کے جلسے

کراچی

حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ایک جلسہ ۲۸ جون کو زیر صدارت ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب منعقد ہوا۔ مستورات کے لئے بھی انتظام کیا گیا تھا۔ علاوہ مقامی ممبروں کے بعض غیر احمدی دوست بھی تشریف لائے تھے نواب چوہدری محمد الدین صاحب ممبر کونسل آف سٹیٹ بھی جلسہ میں رونق افروز تھے صاحب صدر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ محبت بھرا پیغام جو الفضل میں اس تقریب کے متعلق شائع ہوا تھا پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں نواب صاحب نے تحریک جدید کے اغراض و مقاصد اور اس کے فوائد عظیمہ پر مشتمل مضمون نہایت موثر پیرایہ میں پڑھ کر سنایا۔ جس سے حاضرین جلسہ بہت ہی متاثر ہوئے۔ بعد ازاں دس دوستوں نے مطالبات پر تقریریں کیں۔

خاکسار: محمد نواز

گوٹھ (ضلع سیالکوٹ)

حسب الارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۸ جون مسجد احمدیہ میں ایک جلسہ زیر صدارت حکیم محمد عمر خان صاحب منعقد ہوا۔ جلسہ میں علاوہ اردگرد کے احمدی احباب کے غیر احمدی معززین بھی شامل تھے۔ صاحب صدر نے چند مطالبات پر روشنی ڈالی۔ اور پیغام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پڑھ کر سنایا۔ خاکسار: عبدالسلام

بریلی

حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بریلی میں ۲۸ جون کو ایک جلسہ کا انتظام مسجد احمدیہ بریلی میں کیا گیا۔ تمام احباب جماعت اور مستورات اور بچوں نے اس میں شرکت کی۔ خاکسار نے حضرت اقدس کے ۱۹ مطالبات کی وضاحت کی۔ حاضرین نے نہایت اخلاص اور توجہ سے سنا اور کاربند ہونے کے واسطے قرار پایا۔

خاکسار: محمد یونس

کالی کٹ

یہاں چونکہ ۲۸ جون کو بعض ناگزیر حالات کے باعث جلسہ نہ ہو سکا۔ اس لئے ۳۰ جون جلسہ تحریک جدید منعقد کیا گیا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریک کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی گئی

خاکسار: ایم احمد جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ مالابار کالی کٹ

تلونڈی جھنگلاں

۲۸ جون۔ جماعت احمدیہ تلونڈی جھنگلاں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار اور نواب الدین صاحب نے تحریک کی غرض و غایت بیان کی۔ نیز مطالبات کی یاد دہانی کرائی گئی۔ جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔

خاکسار: عبدالرحیم

قصور

۲۸ جون۔ بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ قصور کا ایک جلسہ زیر صدارت چوہدری عبداللہ خان صاحب منعقد ہوا جس میں حسب ذیل احباب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔

(۱) شیخ طالع مند صاحب (۲) رحمۃ اللہ صاحب (۳) ماسٹر عطا محمد صاحب (۴) بابو مولا بخش صاحب (۵) مولوی محمد سعید صاحب (۶) میاں محمد شریف صاحب ای اے سی (۷) عالمگیر صاحب مقرروں نے اپنے اپنے مضمون کو اچھی طرح نبھایا اور بڑی خوش اسلوبی سے بیان کیا۔ اس کے بعد صاحب صدر نے باوجود بیمار ہونے کے تقریر کی۔ اور تحریک جدید کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

خاکسار: رحمت اللہ

نکودر

۲۸ جون۔ تحریک جدید کا جلسہ خاکسار کے مکان پر منعقد ہوا۔ تمام احباب عورتوں اور بچوں سمیت حاضر ہوئے۔ خاکسار نے تحریک جدید کے مطالبات پر تقریر کی خصوصاً سادہ زندگی پر بہت زور دیا۔

خاکسار: عبدالعزیز مولوی فاضل

رزمک

جماعت احمدیہ رزمک (وزیرستان) کا ایک جلسہ زیر صدارت جناب چوہدری یوسف علی صاحب حسب الحکم حضرت امیر المومنین ۲۸ جون کو منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مولوی فضل الدین صاحب اوورسیر نے مختصر طور پر جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ ازاں بعد صدر صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پیغام "مخلصین جماعت کے نام" پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد خاکسار نے انیس مطالبات پڑھ کر سنائے۔ تمام احباب نے حضرت اقدس کے مطالبات پر لبیک کہا اور وعدہ کیا ان میں سے ہر ایک ان مطالبات پر حتی المقدور عمل پیرا ہوگا۔ خاکسار: غلام محمد

ناصر آباد سٹیٹ (سندھ)

حسب الارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۸ جون کو ایک جلسہ زیر صدارت مولوی قدرت اللہ صاحب منعقد کیا گیا۔ جس میں حکیم مولوی محمد مہل صاحب نے تبلیغ کے متعلق ایک مختصر اور مدلل تقریر کی۔ مرزا صالح علی صاحب نے حضرت اقدس کا خطبہ متعلقہ تحریک جدید سنایا۔ آخر میں مولوی قدرت اللہ صاحب مینیجر نے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔

خاکسار: عبدالمومن خان

بنوں

۲۸ جون۔ جماعت احمدیہ بنوں نے جلسہ تحریک جدید منعقد کیا۔ تمام احمدی احباب و مستورات و بچگان کی موجودگی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا پیغام مخلصین جماعت کے نام سنایا گیا۔ جس پر تمام نے یک زبان ہو کر لبیک کہا بعد ازاں مطالبات کی مختلف شقوں پر دس اصحاب نے عمدہ تقریریں کیں۔

خاکسار: غلام حسن

کوٹری (سندھ)

بموجب ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۲۸ جون جماعت احمدیہ برج ورکس کوٹری سندھ کا جلسہ منعقد ہوا۔ میاں محمد عبداللہ صاحب۔ میاں عبدالوہاب صاحب اور خاکسار نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ [illegible]

بعدالت عالیہ ہائی کورٹ اوف جوڈیکیچر بمقام لاہور

مقدمہ دیوانی ابتدائی نمبر ۱۳۱ ۱۹۳۶ء

بمعاملہ انڈین کمپنیز ایکٹ نمبر ۷ ۱۹۱۳ء اور دی جنرل ٹرانسپورٹ اینڈ کامرس لمیٹڈ راولپنڈی

عرضی زیر دفعہ ۱۶۲ انڈین کمپنیز ایکٹ منجانب دیوان حکم چند برائے موقوفی کاروبار مذکورہ بالا کمپنی۔

بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مذکورہ بالا کمپنی کے کاروبار کو موقوف کرنے کے لئے دیوان حکم چند حصہ دار مذکورہ بالا کمپنی نے ایک درخواست ۲۴ جون ۱۹۳۶ء عدالت ہذا میں گذاری تھی۔ اس کے متعلق یہ ہدایت صادر ہوئی ہے کہ اس کی سماعت بعدالت ہذا ۹ اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ہوگی۔ اس لئے کمپنی مذکور کا کوئی قرض خواہ یا حصہ دار اگر زیر ایکٹ مذکورہ بالا اس کمپنی کے کاروبار کی موقوفی کے حکم کے اصدار کی مخالفت کرنے کا خواہشمند ہو۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اس مقصد کے لئے اصالتاً یا وکالتاً یا اپنے مختار مجاز کے ذریعہ بوقت سماعت حاضر ہو مذکورہ کمپنی کے جس کسی قرض خواہ یا حصہ دار کو عرضی مذکورہ کی نقل مطلوب ہو وہ عدالت مذکور میں درخواست دے اور اسکی اجرت داخل کرے تو اس کو نقل مہیا کر دی جائے گی

بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت عالیہ ہائی کورٹ اوف جوڈیکیچر بمقام لاہور آج بتاریخ ۶ جولائی ۱۹۳۶ء کو جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط) جی۔ بی۔ سی ایونیٹ صاحب بہادر اسسٹنٹ رجسٹرار

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

"دنیا پیغام حق کے لئے پیاسی ہے یہ ہمارا کام ہے کہ اس تک زندگی کا جام پہونچائیں" (الفضل ۲۶ جون)

دوستوں کو چاہیئے کہ حضور کے اس تازہ ارشاد کو پڑھیں۔ اور کمر ہمت باندھیں اور دنیا کے کونے کونے میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہونچا دیں۔ جس کا آسان سہل اور موثر ذریعہ یہ ہے کہ وہ مندرجہ ذیل کتابوں کے سیٹ دنیا کے تمام سمجھدار سنجیدہ اور حق کے تمنائیوں تک پہونچا دیں۔ نیز تمام بڑی بڑی لائبریریوں میں بھی رکھوا دیں۔ تاکہ ہر طبقہ خیال اور مذاق کے لوگ انہیں پڑھیں اور اپنی روحانی تشنگی بجھائیں۔ چونکہ اب ان کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی کر دی ہے۔ اس لئے دوست نہائت آسانی کے ساتھ ان کی اشاعت کر سکتے ہیں:

انگریزی مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے ۱۸ روپے قیمت تھی۔ مگر اب صرف پانچ روپیہ کر دی ہے)

(۱) تفسیر و ترجمہ پارہ اول مجلد سنہری

(۲) ٹیچنگ آف اسلام مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۳) تعلیم المسیح انگریزی ترجمہ مجلد " " "

(۴) احمدیت یعنی حقیقی اسلام مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی جس کا ترجمہ آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے کیا ہے۔

(۵) تحفہ پرنس آف ویلز مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی

(۶) سوانح حضرت مسیح موعودؑ مجلد " "

مندرجہ بالا چھ کتابیں جو اپنے نادر مضامین کے علاوہ کاغذ چھپائی، ٹائپ اور جلد بندی کے لحاظ سے بھی دیدہ زیب ہیں۔ اب اٹھارہ روپیہ کی بجائے صرف پانچ روپیہ میں ہی دے دی جائیں گی۔ تاکہ دوست دنیا کے مختلف علاقوں میں انہیں آسانی کے ساتھ تقسیم کر واسکیں:

فارسی مجلد کتب کا سیٹ

(اس کی پہلے چھ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف ڈیڑھ روپیہ)

(۱) لجۃ النور مجلد عربی۔ فارسی مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

(۲) درثمین فارسی مکمل مجلد " "

(۳) دعوت الامیر فارسی مجلد مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ ان ممالک کے لئے جہاں فارسی کا رواج ہے یہ سیٹ انشاء اللہ نہائت ہی مفید ثابت ہوگا۔ دوستوں کو چاہیئے صوبہ سرحد۔ بلوچستان افغانستان۔ ایران اور آزاد علاقہ کے لوگوں میں اس کی خوب اشاعت کریں۔ کیونکہ اب تو ان مجلد کتابوں کی قیمت برائے نام صرف ڈیڑھ روپیہ کر دی گئی ہے صوبہ سرحد بلوچستان آباد ان وغیرہ کی جماعتوں کو ان کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دینی چاہیئے

اردو مجلد کتب کا سیٹ

(جس کی پہلے کبھی ۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر اب صرف اڑھائی روپیہ)

(۱) کشتی نوح اردو مجلد مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ

(۲) حقیقۃ الوحی مجلد " "

(۳) دعوت الامیر اردو مجلد مصنفہ حضرت خلیفہ ثانی پہلے کبھی ان کی ۸ روپیہ قیمت تھی۔ مگر دو ایک سال سے چار روپے کر دی تھی۔ مگر اب تو عام اشاعت کی خاطر جلد بندھی بندھائی کتابیں صرف اڑھائی روپیہ میں دی جا رہی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے اپنے علاقہ یا صوبہ کے سمجھدار سلیم الطبع لوگوں تک انہیں پہونچا دیں۔ بلکہ مختلف لائبریریوں میں بھی رکھوائیں۔ تاکہ ہر خاص و عام فائدہ اٹھا سکے

ملک فضل حسین منیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان ضلع گورداسپور

باجلاس لالہ گنڈا رام صاحب نائب تحصیلدار دسوہہ

باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم ضلع ہوشیارپور

الٰہی بخش ولد امام الدین جٹ سکنہ جنڈ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بنام

عبد الرحمٰن ولد کریم بخش ارائیں سکنہ جنڈ تھانہ دسوہہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

دعوے دلاپانے ۱۲/ بابت معاملہ

فصل خریف ۱۹۳۳ء تا خریف ۱۹۳۴ء و خسیں داخل خارج بابت سال ۳۴-۱۹۳۳ء واقعہ موضع جنڈ تحصیل دسوہہ

مقدمہ بالا میں عبد الرحمٰن مدعا علیہ تعمیل سمن اور حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار بنام عبد الرحمٰن مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تاریخ ۱۸/۷/۳۶ حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی:

۱/۷/۳۶

دستخط حاکم (مہر عدالت)

باجلاس لالہ گنڈا رام صاحب نائب تحصیلدار دسوہہ

باختیارات اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم دسوہہ ضلع ہوشیارپور

مولا بخش سربراہ نمبردار ولد کاکا ذات جٹ سکنہ جنڈ تھانہ دسوہہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بنام

عبد الرحمٰن ولد کریم بخش ارائیں سکنہ جنڈ تھانہ دسوہہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور

دعوے دلاپانے ۷/۹ پائی بابت معاملہ

فصل خریف ۱۹۳۳ء لغایت فصل خریف ۱۹۳۴ء واقعہ موضع جنڈ تحصیل دسوہہ

مقدمہ بالا میں عبد الرحمٰن مدعا علیہ تعمیل سمن اور حاضری عدالت سے گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام عبد الرحمٰن مدعا علیہ جاری کیا جاتا ہے۔ کہ وہ تاریخ ۱۸/۷/۳۶ حاضر ہو کر پیروی مقدمہ کرے ورنہ اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی:

۱/۷/۳۶

دستخط حاکم (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۹ جولائی۔ وزارت حربیہ نے اعلان کیا ہے کہ وولچ کے مقام پر ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں آتشگیر مادہ پھٹ جانے کی وجہ سے پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ اس حادثہ کے وقت ایک تجربہ کیا جا رہا تھا۔ ہلاک شدگان میں سارے کے سارے ماہرین تھے جو تجارب سے بے حد دلچسپی رکھتے تھے۔

لنڈن ۹ جولائی۔ ٹائمز کا نامہ نگار متعینہ قاہرہ لکھتا ہے۔ کہ مصر اور برطانیہ کا معاہدہ ایک دوستانہ اور اتحادی معاہدہ ہوگا۔ بیرونی حملہ کی صورت میں مصر اور نہر سویز کا بار انجام کار مصر پر ہی پڑے گا۔ اس دوران میں برطانوی افواج قاہرہ کی بجائے اسماعیلیہ کے قریب صحرا میں متعین کر دی جائینگی صرف جنرل ہیڈ کوارٹرز صدر مقام میں رہینگے جوں جوں مصری افواج کی تعداد اور قابلیت میں اضافہ ہوتا جائیگا۔ برطانوی افواج میں تخفیف واقع

کولمبو ۹ جولائی۔ آج کولمبو کے "لائٹ ہاؤس" میں آگ لگ گئی۔ فوراً شعلے بھڑکنے شروع ہو گئے۔ ایک شخص جل گیا۔ اور دو شدید طور پر زخمی ہو گئے۔

پیرس ۹ جولائی۔ حکومت کی داخلی پالیسی کی تشریح کرنے کے بعد سینٹ نے ایک رائے کی مخالفت اور ۲۴۳ آراء کی موافقت سے حکومت پر اعتماد کا ووٹ منظور کر لیا ہے۔ وزیر داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت اب کارخانوں میں رہ کر ہڑتال کرنے کو ہرگز برداشت نہیں کر سکتی۔

لنڈن ۹ جولائی۔ برطانیہ کی بحری بری اور فضائی طاقت کے اخراجات کے ضمیمے آج شائع ہو گئے۔ بحری طاقت کے لئے
۱۰۵۹۰۰۰ پونڈ بری فوج کے لئے
۶۶۰۰۰۰۰ پونڈ فضائی قوت کے لئے
۱۱۷۰۰۰۰۰ پونڈ توپ خانوں کے لئے
۲۹۳۷۰۰ پونڈ مقرر کئے گئے ہیں۔

بیت المقدس ۹ جولائی۔ ۱۳۷ اعلیٰ عرب افسروں نے ہائی کمشنر کو ایک عرضداشت ارسال کی ہے جس میں یہودیوں کے فلسطین میں داخلہ کو ختم کرنے کی پرزور درخواست کی گئی ہے اور ان سے کہا گیا ہے کہ وہ اس عرضداشت کو وزیر نوآبادیات کی خدمت میں بھیج دیں اس میں لکھا گیا ہے کہ مجوزہ رائل کمیشن کے کام کو سہل بنانے

کا یہی ایک طریق ہے۔

کیپ ٹاؤن ۹ جولائی۔ سر سید رضا علی ایجنٹ جنرل دل کی کسی بیماری کے باعث بیمار ہیں۔ اور چند دن تک اپنی سرکاری فرائض کی طرف متوجہ نہ ہو سکیں گے۔ آپ کی حالت تشویشناک نہیں۔

پٹنہ ۹ جولائی۔ توقع ہے۔ کہ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب کامرس اینڈ ریلویز ممبر گورنمنٹ آف انڈیا ۲۴ جولائی کو پٹنہ تشریف لے جائیں گے۔

مانٹریو ۹ جولائی۔ درد انیال کانفرنس کے انگریزی اور روسی نمائندوں کے درمیان ملاقات سے معلوم ہوتا ہے کہ باہمی مفاہمت کی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ اور ترکوں اور روسیوں کو ایک نقطہ پر لانے کی کوشش بھی جاری ہے۔ روسی نمائندہ نے برطانی مندوبین کے سامنے اس افواہ کی تردید کی۔ کہ عدم اطمینان کی صورت میں اسے درد انیال کانفرنس سے علیحدہ ہونے کے لئے ہدایات موصول ہوئی تھیں۔

روما ۹ جولائی۔ بحیرہ روم کے برطانی بیڑے میں نمایاں کمی کا اعلان جو لنڈن میں کیا گیا ہے۔ اسے برطانی اور اطالوی قضیہ کے ختم ہو جانے کا پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے۔ اور اس پر اظہار اطمینان کیا جا رہا ہے۔

نیویارک ۹ جولائی۔ مڈل ویسٹ کے علاقہ میں سخت گرمی پڑنے سے ۱۴۳ اشخاص ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور مویشی بھی مر رہے ہیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ فصلوں کو چھ کروڑ پونڈ کا نقصان پہنچا ہے۔ نارتھ ڈکوٹا میں نوے فیصدی کسان طاعون سے تباہ ہو گئے ہیں۔

ملتان ۹ جولائی۔ مقامی احراریوں نے یہاں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں ایک احراری نے تقریر کے دوران میں تحریک مسجد شہید گنج کے قائدین اور تحریک پر سوقیانہ حملے کئے۔ جس پر حاضرین میں سخت ہیجان پھیل گیا۔ احرار کے خلاف نعرے بلند ہونے لگے۔ اور سخت جوش پھیل گیا۔ یہاں تک دھکم پیل اور دھینگا مشتی بھی ہوئی۔ آخر میں احراریوں نے پولیس کی امداد طلب کی جو فوراً موقع پر پہنچ گئی۔ لیکن احراری دوبارہ جلسہ شروع نہ کر سکے۔ اور انہیں جلسہ گاہ چھوڑ کر بھاگتے ہی بنی۔

لاہور ۹ جولائی۔ "زمیندار" ۱۱ جولائی لکھتا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے "زمیندار" کو انتباہ کیا ہے۔ کہ کیوں نہ "زمیندار" کے اس طرز عمل کے پیش نظر جو اس نے مسئلہ فلسطین کے متعلق اختیار کر رکھا ہے۔ اس کی ضمانت ضبط کر لی جائے۔

روما ۹ جولائی۔ حبشیوں کی ایک پارٹی کے ساتھ اطالوی فوج کے تصادم کے دوران میں تیس اطالوی فوجی ہلاک ہوئے انہیں بمبار طیاروں میں لایا گیا۔ اس وقت فوجی طیاروں کے علاوہ مشین گنوں کا ایک دستہ اور لاریاں بھی عدیس آبابا سے میدان میں بھیج دی گئی ہیں۔

جالندھر ۹ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو عنقریب جالندھر اور انبالہ کمشنری کا دورہ کریں گے۔

بیت المقدس ۹ جولائی۔ گذشتہ رات فوج اور پولیس کی متحدہ جمعیت نے بیت المقدس کے قدیم مسیحی کھنڈروں پر چھاپہ مارا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مقام عربوں کا خفیہ اسلحہ خانہ تھا۔ لیکن فوج کو یہاں سے مستعمل بموں کے خولوں اور چلے ہوئے کارتوسوں کے سوا کچھ نہیں ملا۔ ان خولوں سے معلوم ہوا ہے کہ عربوں کے پاس زیادہ تر اطالوی اور جرمن ساخت کے بم اور کارتوس موجود ہیں۔ برطانوی جاسوس بندرگاہوں میں سخت تحقیقات کر رہے ہیں۔

لاہور ۹ جولائی۔ پنجاب پراونشل کانگرس کے صدر ڈاکٹر ستیہ پال نے پنجاب میں کانگرس کی انتخابی مہم کے آغاز کے لئے ۱۹ جولائی کی تاریخ مقرر کی ہے۔

بیت المقدس ۹ جولائی بیان کیا جاتا ہے کہ چند حملہ آوروں نے جو انگریزی لباس میں ملبوس تھے۔ ود مر پولیا پر یافا اور تل ابیب کی سرحد کے قریب پستول سے فائر کئے جس سے ایک عرب ہلاک ہو گیا

آہ! ہندوستان کا آفتاب تدبر و سیاست غروب ہو گیا

لاہور ۹ جولائی۔ آج رات کے ساڑھے دس بجے آنریبل میاں سر فضل حسین انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۰ بجے کے قریب آپ کو کمزوری محسوس ہونے لگی۔ لیکن ڈاکٹروں کو امید نہ تھی۔ کہ آپ جلد رحلت فرما جائیں گے۔ آپ کی روح اس وقت قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ جبکہ ڈاکٹروں کا بورڈ مزید علاج کے طریق کے متعلق آپس میں مشورہ کر رہا تھا۔ ۱۰ جولائی صبح اسلامیہ کالج لاہور کی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ مرحوم کی نعش کو سپرد خاک کرنے کے لئے بٹالہ لے جایا جائیگا۔ آج سے قریباً دس روز قبل آپ ڈلہوزی سے لاہور تشریف لائے تھے۔ جہاں آکر بیمار ہو گئے۔ ابتدا میں آپ کی بیماری تشویشناک نہ تھی۔ لیکن کچھ دنوں سے آپ کی طبیعت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ لاہور کے ماہر ڈاکٹر آپ کا علاج کر رہے تھے۔ کہ جمعرات کی صبح کو شملہ سے لفٹننٹ کالونل جی بی برک ان کی امداد کے لئے آ گئے تھے۔ لیکن افسوس پیک اجل نے ان کی کوششیں ناکام بنا دیں۔ انتقال کی خبر بجلی کی طرح لاہور اور شملہ میں پھیل گئی۔ اور ہر متنفس غم واندوہ کا مجسمہ بن گیا۔ ملک محمد دین صاحب صدر بلدیہ نے اس جانگداز خبر کے سنتے ہی اعلان کر دیا۔ کہ جمعہ کو ماتم کے طور پر بلدیہ کے دفاتر سکول کارخانے اور دیگر تمام ادارے بند رہیں گے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی